پاکستان کے اکثر عوام، مسلمان ہونے کے باعث افغانی مسلمانوں سے جذباتی وابستگی رکھتے ہیں اور اپنا حقیقی بھائی سمجھ کر ان پر ہونے والے مظالم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر رہے ہیں، ماسوائے ان کے جن کا نعرہ ہے ''پہلے زبان و وطن پھر کچھ اور۔''

اس دور کا ایک المیہ یہ بھی ہے کہ جو صورتحال کا ادراک کر کے صحیح بات کہہ دے وہ قابل گردن زدنی، قرار پاتا ہے۔ ایک مجمع میں ایک نوجوان نے مقرر سے سوال کر ڈالا کہ امریکی فوجیوں کو گولی مانے کا موقع کب آئے گا؟ کیا وہ برنس روڈ پر نہاری کھانے آئیں گے اور بغیر پروٹوکول و حفاظتی عملہ کے صابر ریسٹورنٹ پر لائن لگائیں گے؟ تو مجمع نے نوجوان کو دبوچ ہی لیا۔ صورتحال بہتر ہوئی تو ایک اور نوجوان کی شامت آ گئی، اس نے یہ پوچھ لیا تھا کہ پاکستان میں امریکی مصنوعات کی درآمد ملکی ضروریات کا کتنے فیصد ہے اور ان کے بائیکاٹ سے امریکہ کو یومیہ کتنے ارب ڈالر کا نقصان ہوگا؟

شنید ہے کہ بہت جلد عراق کی طرح افغانستان کے لئے بھی خالص الاعتقاد مجاہدین کی بھرتی شروع کی جائے گی فی الحال انہیں حلوہ کھلا کر تنگڑا کیا جا رہا ہے اور اچھے وقت کا انتظار ہے کہ ذرا میزائلوں اور بموں کی بارش تھم لے تو پھر یہ مجاہدین افغانستان کے سلگتے اور دہکتے پہاڑوں میں پناہ گزین زخموں سے چور افغان بھائیوں کے لئے تریاق کے طور پر بھیجے جائیں گے۔ اگرچہ ان پر اس وقت یہ مثال ہی صادق کیوں نہ آئے۔

تا تریاق از عراق آوردہ شود　　مار گزیدہ مردہ شود

مستقبل کا مورخ مسلمانانِ پاکستان کی اس کیفیت کو نہ جانے کس طرح بیان کرے گا اور کیا نام دے گا سرِ دست تو اسے نفاق کے اعلیٰ درجہ سے موسوم کرنا بھی شاید لفظِ نفاق سے زیادتی ہو۔

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملت	وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد
وحدت کی حفاظت نہیں بے قوتِ بازو	آتی نہیں کچھ کام یہاں عقلِ خدا داد
اے مردِ خدا تجھ کو وہ قوت نہیں حاصل	جا بیٹھ کسی غار میں اللہ کو کر یاد
مسکینی و محکومی و نومیدیٔ جاوید	جس کا یہ تصوف ہو وہ اسلام کر ایجاد
ملا کو جو ہے ہند میں سجدہ کی اجازت	ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ: تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے پروردہ ہیں